اداریہ

''الحمد للہ'' فیکلٹی آف اسلامک لرننگ کے زیر اہتمام شائع ہونے والا تحقیقی مجلّہ ''علوم اسلامیہ'' کا شمارہ نمبر 20 اس وقت کے آپ کے ہاتھ میں ہے۔ یہ شمارہ اُردو، عربی اور انگریزی تینوں زبانوں میں لکھے گئے 19 تحقیقی مضامین پر مشتمل ہے۔ ان میں پانچ اُردو، سات عربی زبان اور سات انگلش میں ہیں۔

عصر حاضر میں جوں جوں دُنیا میں موسمی تغیرات کے ساتھ ساتھ درجہ حرارت بڑھ رہا ہے ہے اسی طرح انسانوں میں تحمل و برداشت کم ہوتی جا رہی ہے۔ اسی چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے اس شمارہ میں ''**مسلکی بنیاد پر بڑھتی عدم برداشت کو کم کرنے میں حکومت کی ذمہ داریاں**'' کے عنوان سے ایک مقالہ خصوصی طور پر شامل اشاعت ہے۔ معاشرتی اصلاح کی ذمہ داری ویسے تو معاشرے کے تمام افراد پر عائد ہوتی ہے لیکن ان میں اہل علم پر نسبۃً زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ عصر حاضر کے ایک نہایت ہی طاقت ور عنصر میری مراد اس سے پرنٹ، الیکٹرانک اور سوشل میڈیا ہے۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان جیسی نظریاتی مملکت میں معاشرتی اصلاح کے سلسلے میں میڈیا خصوصاً الیکٹرانک میڈیا کا کردار کیسا ہونا چاہیے اور اس کی ذمہ داریاں کیا ہیں؟ اور اس وقت الیکٹرانک میڈیا بیس گھنٹے جو کچھ پیش کر رہا ہے کیا یہ معاشرے کی اصلاح میں مثبت کردار ادا کر رہا ہے یا اس کے اثرات مثبت سے زیادہ منفی ہیں؟ اور معاشرے میں خدانخواستہ اصلاح اور تحفظ کی بجائے خوف اور عدم تحفظ کی فضا پروان چڑھ رہے ہیں۔ اسی طرح سوشل میڈیا بھی معاشرے پر اثر انداز ہوتا ہے اور اُس کے اثرات کے بارے میں ایک مختصر سا اقتباس آج روز نامہ ''قدرت'' مورخہ 10 مارچ 2016ء سے نقل کیا جاتا ہے جس کا عنوان ہے: ''سوشل میڈیا ہمیں غیر مہذب بنانے لگا''؟ ۔۔۔۔۔ یہ بات کینیڈا میں ہونے والی ایک تحقیق میں سامنے آئی۔ اونٹاریو یونیورسٹی کی تحقیق کے مطابق جو لوگ سوشل میڈیا کا بہت زیادہ استعمال کرتے ہیں وہ اخلاقی حوالے سے اپنے دیگر ساتھیوں سے پیچھے رہ سکتے ہیں ۔۔۔۔۔ سائنس ہمارے معاشرتی اُصولوں کو بدلنے کا باعث بن رہی ہے۔ نیز یہ کہ سوشل میڈیا کے دیوانے صارفین میں منفی شخصی خصوصیات، جیسے عدم تحفظ اور پل پل بدلنے والے رویہ کا اظہار ہونے لگتا ہے نیز سوشل میڈیا کا استعمال صارف کی شخصیت پر منفی اثرات مرتب کرتا ہے۔

اخباری اطلاعات (روز نامہ ''قدرت'' 10/3/2016 بروز جمعرات) کے مطابق الیکٹرانک میڈیا کا سرکاری ضابطہ اخلاق تیار کیا گیا ہے۔ اس میں منجملہ باتوں کے علاوہ یہ بھی ہے کہ:۔

''کوئی چینل دس فیصد سے زیادہ غیر ملکی مواد نشر نہیں کرے گا''۔ اس ضابطہ اخلاق کی تیاری کے لیے پرائم منسٹر کے معاون خصوصی محترم جناب عرفان صدیقی صاحب کی سربراہی (میں) چھ رُکنی کمیٹی تشکیل دی گئی تھی جبکہ ضابطہ اخلاق پی بی اے، اے پی این ایس اور سی پی این ای کی مشاورت سے تیار کیا گیا ہے''۔